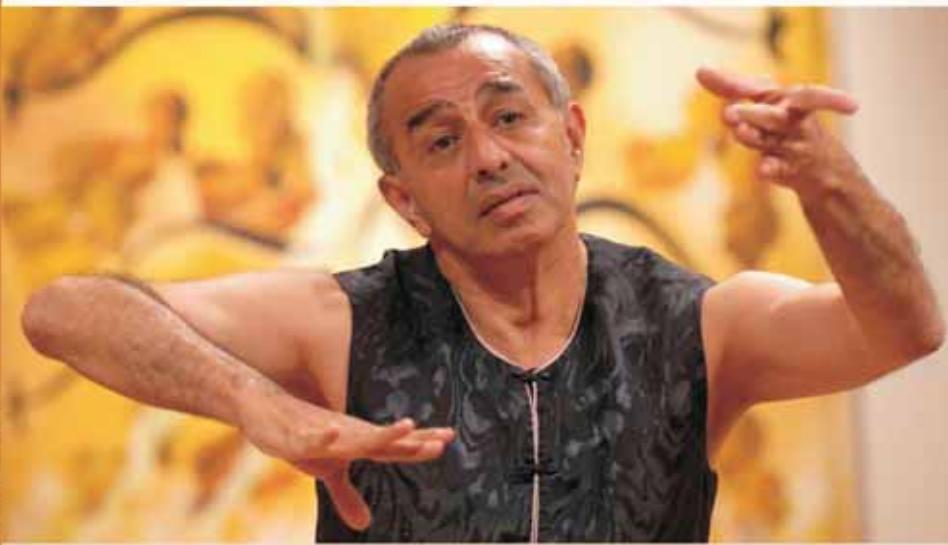


رقص میں جدت اور روایت کا امتزاج

لی آٹر بیو

استاد دیبو، امریکہ میں جدید رقص میں اپنے منفرد اسلوب کے ساتھ۔



انہوں نے

کہ انہوں نے کچھ ان پیروں سے کچھ سکھا ہے۔

میں سرگرد اہم تھا۔ میں نے ہندوستانی آرٹشوں کے بصری آرت میبیتی اور ادب میں یہ باتِ محض کی تھی کہ کوئی ہم صدر حریک پہنچ رہی ہے لیکن دیوبندی اسلامیت کے مالک نہ چھر ہیں اس کا اعتراف کرنے کیلئے یہ قص میں ساری کوششیں انتہائی ہندوستانی کالائیں نویت کی تھیں۔

جان لینا کافی ہے کہ جب وہ ماعت سے محروم طلباطالابات کو درس دیتے اور نئے حنکر نے یہ میوسی صدی کے آغاز میں جدید رقص دریافت کیا تھا لیکن ہندوستان میں اس کے بعد بھی سارا زور رقص کی کالائیں میں مررت اور ترمیم کرائی گئی ہے۔ اور اب اس غارت میں میڈیک ریسل سیٹ اور کلیئون میک اختراع اور رقصوں کے قدم کے زیر دم سے گھما گئی رہتی ہے۔ تجربے ۲۰۰۷ء میں امرکز کی ایشیان آرت گلری میں تشریفات پر تھا۔ دیوبند ۱۹۷۳ء میں امریکہ آئے۔ یہاں انہوں نے تھیں کی سال ۱۹۷۴ء میں ایشیان کی گاؤڈت یونیورسٹی کے ماعت سے امریکی استادوں سے رقص کی جدید تکنیک کا درس حاصل کرنے میں کئی محروم لوگوں کے لئے پر فارمنگ آرٹس پروگرام سے واپسٹم میک کا تھی بس لگائے۔ انہوں نے خاص کر ایشیان چیز کے ساتھ کام کیا جو کہ عمر دوڑھک بیلوس و اس کمپنی کی رہنمائی کرتی تھی۔

امروگی طلباطالابات کے سامنے چیزیں کیا گیاں۔

میں

روڈ سائز

نور کیا جس کا درست خیز مقام کیا گیا۔

ٹھافت کی عالمگیری نے پر فارمنگ آرٹس کو تبدیل کر کر رکھ دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ”ایشیا میں لوگ خود اپنی ٹھافت اور اسلوب کے بارے میں زیادہ سے زیادہ واقف ہونے لگے ہیں اور یہاں اسلوب وضع کرنے کیلئے وہ اسے بنیاد کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں لیکن اپنی بڑوں کو برقرار رکھتے ہوئے یعنی عاصمی کی شمولیت کا رہا۔

انہوں نے کہا کہ ”پرانی روایتوں سے وابستگی کے ساتھ ہم عمر دیوبو کیاں میں اپنے فن کو پیش کرنے سے روایت کی بھی توسعہ ہوتی ہے۔ روایت کا احترام بہت ہوتا ہے۔ بہت سی قدریں ایسیں جن کوڑک نہیں کیا جاسکتا۔ روایت اب بھی اپنی جگہ برقرار ہے۔“

ہندوستان کے کالائیں رقص میں بہت اہم ہیں۔ دیوبنے کہا ”میں جو پڑھاتا ہوں وہ اصل میں ہندوستانی اور ہم عصر جسمانی حاورے کا احترام ہے۔ طلباطالابات کے چہرے پر رقص کی دیگر ہو سکتے ہے۔ ایک طریقہ دیگر ہو سکتے ہے۔ دیوبنے کہا ”جادے لہیش اچھے ہوتے ہیں کیون کہ اس سے آپ ایک درس سے مکالہ کرتے ہیں۔ ایک درس سے کی تھیات اور کاوشوں کو دیکھ کر ہیں اور آرٹ کیلئے یہ سے ہم آہنگ ہونے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔“

ہر زدگ کے تھیات لے کر آتے ہیں اس نے انہیں اس حاورے سے ہمہ لگانے لگتے ہیں۔ ہر کلاس کے آخر ہو جانے کے بعد اپنے طلباطالابات کی آنکھوں میں جھامک کر کیاں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا

لینڈ کی ناؤں یونیورسٹی سمیت بہت سی امریکی یونیورسٹیوں میں شاپنگ ریپلیٹ کے تھیتی خیابانوں میں تھیتی آرٹس بھی شامل ہیں۔ یونیورسٹی کی تھیتی آرٹس بلڈنگ کی ایکی حالت میں مررت اور ترمیم کرائی گئی ہے۔ اور اب اس غارت میں میڈیک ریسل سیٹ اور کلیئون میک اختراع اور رقصوں کے قدم کے زیر دم سے گھما گئی رہتی ہے۔ تجربے ۲۰۰۷ء میں امرکز کی ایشیان آرت گلری میں جدید ہندوستانی آرٹشوں کی پیٹنگز کی نمائش اور ہندوستان کے پبلے ماڈرن ڈائریکٹر اور مہمان فنکٹی میر استاد دیوبو کی میزبانی کر کے ہندوستان کے ان کو امریکی طلباطالابات کے سامنے چیزیں کیا گیاں۔

ہندوستان کے ایشیانی مشبورہ معصر صوروں جائی رائے ایم ایف سین، ایس ایچ رضا شوہید اور ناجی آرستوٹش ”نجیت بالا اور دوسروں کی پیٹنگز کے درمیان آرت گلری میں بیٹھنے ہوئے اسٹاد دیوبنے امریکہ کے ساتھ اپنے بہت پرانے تھاتات کا ذکر کیا۔ انہوں نے تباہا کر ۱۹۹۷ء میں امریکی محلہ خارجہ کی کفارٹ سے مرے لوگوں والیں کمپنی نے جب ہندوستان کا دورہ کیا تھا جب سے ہی ان کا امریکے کے ساتھ ایک اعلیٰ بن گیا۔ ہندوستان کے کالائیں رقص کے دو اسالیں میں دیوبو کی تربیت ہوئی ہے۔ ایک ہے کھاکی یعنی جو بولی ہند کا ڈانس ڈارما دریاکے کھلکھل جس میں کہانی کی جاتی ہے۔

جب دیوبنے امریکی ڈائریکٹر یونیورسٹی میں ایک نئے محاورے کی تلاش دیکھا اس وقت ان کے قول کے مطابق ”میں ایک نئے محاورے کی تلاش

مزید معلومات کے لیے:

مرے لوگی

<http://www.nikolaislouis.org/Foundation.html>

ٹاؤن یونیورسٹی

www.towson.edu/

استاد دیبو

www.gallaudet.edu/